पालकी

پالکی

اداکاران

راجندر کمار
وحیدہ رحمان
رحمان

قیمت دس نئے پیسے

رتن اینڈ کمپنیز دریبہ کلاں دہلی

پالکی فلم کے گانے

گانا نمبر ۱

اے شہر لکھنؤ تجھے میرا سلام ہے
تیرا ہی نام دوسرا جنت کا نام ہے
میرے لئے بہار بھی تو گلبدن بھی تو
پروانہ اور شمع بھی تو انجمن بھی تو
زلفوں کی طرح مہکی ہوئی تیری شام ہے

کیسا نکھار تجھ میں ہے کیا کیا ہے بانکپن
غنچے گلی گلی ہیں تو نغمے چمن چمن
شاعر کے دل سے پوچھ تیرا کیا مقام ہے

تو وہ ہے لوگ شہر نگارہ کہیں جسے
فردوس حسن رشک بہاراں کہیں جسے
ہر دل میں ہر نظر میں وفا کا پیام ہے

گانا نمبر ۲: دل بیتاب کو سینے سے لگانا ہوگا
آج پردہ ہے تو کل سامنے آنا ہوگا
پیار کا دستور نبھانا ہوگا
دل جھکا ہے تو سر کو بھی جھکانا ہوگا
اپنی صورت کو تو اے جان وفا تو نہ چھپا
گرمیٔ حسن سے جل جائے نہ آنچل تیرا

لگ گئی آگ تو مجھکو ہی، بجھانا ہو گا

آج عالم ہے جو دِل کا وہ بتائے نہ بنے
پاس آئے نہ بنے دور بھی جائے نہ بنے
میں ہوں مدہوش مجھے ہوش میں لانا ہو گا

اب تو اتنے قریب آ گئے اللہ توبہ
کیا کریں آپ سے ٹکرا گئے توبہ توبہ
عشق ان باتوں سے رسوائے زمانا ہو گا

گانا نمبر ۳:- چہرے سے اپنے آج تو پردہ اٹھائیے
للّٰہ مجھکو چاند سی صورت دکھائیے
آنچل میں منہ چھپا کے نہ شرمائیے حضور
کچھ دل کی بات کیجئے کچھ مسکرائیے — چہرے —

اتنے قریب آ کے بھی دِل کو سکوں نہیں
جی چاہتا ہے اور بھی نزدیک آئیے
آئی ہے زندگی میں یہی بیخودی کی رات
سب کچھ مجنوں کے سوا بھول جائیے
صدقہ اتار دیجئے کہ لگے نہ کہیں نظر

گانا نمبر ۴:- جانے والے تیرا خدا حافظ آج میرا سلام لیتا جا
میرے دل کا پیام لیتا جا — جانے والے —
یوں تیری خاک ہوں میرے راہی مجھکو بھی ساتھ آنے دے
التجا ہے کہ راہ میں اپنی آج پلکیں ذرا بچھانے دے
مجھ سے اتنا یہ کام لیتا جا جانے والے —

الوداع جانِ آرزو تجھکو غم کے مارے سلام کہتے ہیں
بسے گھر یہ پیار کی گلیاں یہ نظارے سلام کہتے ہیں
یادگار بن تمام لیتا جا — جلنے والے —
آج میرا سلام لیتا جا —
سانس جب تک ہے میرے سینے میں میں ترا انتظار کروں گی
خوش رہے تو یہ میری دعا ہے تو غم سے بھی پیار کروں گی
پیار کا تو بھی نام لیتا جا — جلنے والے —
گانا نمبر ۱۰ صدقہ اتاریئے کہ لگے نہ کہیں نظر
سہرے میں آج پھول سا مکھڑا ہے جلوہ گر
چہرے سے اپنے آج تو پردہ اٹھائیے
منّا تجھکو چاند سی صورت دکھائیے
جنت ہے یہ مقام درِ یار ہے یہ گھر
دل کہہ رہا ہے آج یہیں سر جھکائیے
اٹھئے خدا کے واسطے لگ جائیے گلے
رسمِ درینہ آج شرم و حیا سب مٹائیے
یہ کیا کہ ہم ہی بڑھتے رہیں آپ کی طرف
تھوڑی سی دور آپ بھی تشریف لائیے — چہرے —
گانا نمبر ۱۱ میرے گھر سے بہار کی پالکی چلی گئی
میرا گھر اجڑ گیا زندگی چھلی گئی — میرے گھر —
آشیاں میرا جلا اور میں دیکھتا رہا
اس کی یاد کے سوا میرے پاس کیا رہا

دے کے مجھ کو رنج و غم ہر خوشی چلی گئی — میرے گھر
ایک خواب بن گیا آج تو میرے لئے
چھا گئیں اداسیاں چار سُو میرے لئے
بجھ گیا چراغ دل روشنی چلی گئی — میرے گھر
پیار جب جواں ہوا تو تنہائیاں ہوئی
دل کا جب چمن کھلا ختم داستان ہوئی
دل تو رہ گیا مگر دلکشی چلی گئی — میرے گھر

گانا نمبر: مشکل میں اگر میرے مولا اک تیرا سہارا مل جائے
ٹوٹی ہوئی موجیں رک جائیں کشتی کو کنارہ مل جائے
دل کی کشتی بھنور میں آئی ہے کملی والے تیری دہائی ہے
یا نبی میری التجا سن لے
تو اگر سن لے تو خدا سن لے
میں نے تجھ سے ہی تو لگائی ہے — دل کی کشتی
الجھنوں میں ہے آج دل میرا کیوں خفا ہے زمانے!
چپ رہوں میں تو بے وفائی ہے — دل کی
ہے دوراہے پہ قافلہ دل کا تجھ پہ چھوڑا ہے فیصلہ دل کا
تیرے آگے جبیں جھکائی ہے — دل کی

گانا نمبر: کل رات زندگی سے ملاقات ہو گئی
لب تھرتھرا رہے تھے مگر بات ہو گئی
ایک حسن سامنے تھا قیامت کے روپ میں
ایک خواب جلوہ گر تھا حقیقت کے روپ میں

ایک جن سامنے تھا قیامت کے روپ میں
ایک خواب جلوہ گر تھا حقیقت کے روپ میں
چہرا وہی گلاب کی رنگت لئے ہوئے
زلفیں وہی کہ جیسے دھندلکا ہو شام کا
آنکھیں وہی کہ جن آنکھوں پہ دھوکا ہو جام کا
کچھ دیر کو تسلی جذبات ہو گئی ۔ لب تھرتھرا ۔
دیکھا اسے تو دامن رخسار نم بھی تھا
واللہ اس کے دل کو کچھ احساس غم بھی تھا
تھے اس کی حسرتوں کے خزانے لٹے ہوئے
لب پر تڑپ رہے تھے فسانے گھٹے ہوئے
کانٹے چبھے ہوئے تھے سسکتی امنگ میں
ڈوبی ہوئی تھی پھر بھی دعاؤں کے رنگ میں
دم بھر کو ختم گردش حالات ہو گئی ۔ لب تھرتھرا ۔
اے میری روح عشق میری جان شاعری
دل مانتا نہیں کہ تو مجھ سے بچھڑ گئی
سالہا سال پھر بھی میرے دل کو آس ہے
محسوس ہو رہا ہے کہ تو میرے پاس ہے
سمجھاؤں کس طرح سے دل بے قرار کو
واپس کرو ستاروں میں گزری بہار کو
مجبور دل پہ سانحہ ایک گزرنا تھا ہو گئی ۔ لب تھرتھرا ۔
ناکام میری محفل ہی اجڑ رہی ہے کسی نے دی ہے ستاروں کو
مبارک ہو یہ جشن بہار کسی بے قرار دل کو

ہزاروں شمعیں جل کے دل کو کر دیتی ہیں دیوانہ
اور اُن کے بیچ میں گھر کر بنی کتنا ہے پروانہ
میں اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں بڑی مشکل میں ہوں
اب کدھر جاؤں

آج آنکھوں میں اُتر آیا ہے کوئی تصویرِ محبت بن کر
آج چلمن سے نظر آیا ہے
ایک افسانہ حقیقت بن کر
زندگی مل گئی مجھکو لیکن آج بھی اس سے بڑی دوری ہے
جوش کہتا ہے پکڑ لے دامن
ہوش کہتا ہے کہ مجبوری ہے
اِدھر ہے صبر کی منزل اُدھر بیتابیِ دل ہے
جنونِ شوق میں یہ فیصلہ کرنا بھی مشکل ہے
میں اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں
خاک بن کر ہی کیوں نہ بکھر جاؤں

جب سے منزل کا نشاں پائے ہیں
کارواں دِل کا لٹا جاتا ہے
زندگی مجھکو سہارا دیدے دامنِ صبر چھٹا جاتا ہے
ایک طرف کعبۂ ایمان ہے میرا
ایک طرف دِل کا صنم خانہ ہے
کس کو چھوڑوں کسے آباد کروں
دِل اسی سوچ میں دیوانہ ہے
اِدھر شامِ دعا میری اُدھر شامِ جیا میری

بگ دِل کی ذرا تو ہی بتا مرضی تیرے کیا ہے مری
میں اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں
کہیں گھٹ گھٹ کے یوں ہی نہ مر جاؤں
اِدھر بھی فرض الفت ہے اُدھر بھی رسم دُنیا ہے
غم دِل تو ہی بتلا دے کہ تیرا فیصلہ کیا ہے
میں اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں
کاش ان الجھنوں سے گزر جاؤں
میں اِدھر جاؤں ۔ ——

ختم شد

عملیات تسخیر محبوب عرف ہمدرد عشاق

اگر آپ کسی رشک جمال حسینہ کی زلف گرہ گیر میں اسیر ہو چکے ہیں ۔ اور مطلب برآری کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ خوشامد کرتے کرتے اور جھڑکیاں سہتے سہتے عاجز آ گئے ہیں ۔ تو آپ آج ہی اس نادر روزگار کتاب کو منگا لیں ۔ اگر اس میں درج کئے ہوئے اصولوں پر چل کر کامیابی حاصل کر لیجئے ۔ اب تک اس کتاب کی لاکھوں کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں ۔ اور ہزارہا حاجتمند اس سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں ۔ آپ بھی منگا کر فائدہ اُٹھائیے ۔

قیمت صرف ۲/- علاوہ ڈاک خرچ

زین انیڈ کو پبلشرز دریبہ کلاں دھلی